السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مہر میں مبالغہ اور شادی کی تقریبات میں فضول خرچی

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کبار علماء کی کونسل نے اپنے دسویں اجلاس میں (جو ریاض میں ۱۳۹۷/۳/۲۱ھ سے ۱۳۹۷/۴/۴ھ تک جاری رہا) اس تحقیقی بحث کا جائزہ لیا جو کبار علماء کی مستقل کمیٹی نے عورتوں کے حق مہر کی تحدید کے موضوع پر تیار کی تھی۔ کبار علماء کی کونسل میں غور کیلیئے یہ ریفرنس مجلس وزراء کے نائب صدر نے بھیجا تھا کیونکہ بہت سے لوگوں کی طرف سے حکومت کی توجہ اس جانب مبذول کرائی گئی تھی کہ لوگ مہر میں بے حد مبالغہ آرائی سے کام لینےلگے ہیں' شادی اور ولیمہ کی تقریبات میں بے پناہ خرچ کرکے تمام حدود سے تجاوز کررہے ہیں۔ آرائش اور زیبائش اور بجلی کے قمقموں سے بے پناہ روشنیوں کا اہتمام بھی حد اعتدال سے بڑھتا جارہاہے۔ لہوولعب' گانے بجانے اور موسیقی کے (یہ ناجائز) پروگرام بسا اوقات ساری ساری رات جاری رہتے ہیں حتیٰ کہ بسا اوقات ان کی آوازیں نماز فجر کے موذنین کی آوازوں سے بھی بلند ہوتی ہیں۔ شادی سے پہلے منگنی وغیرہ کی رسوم کی تقریبات اس پر مستزاد ہیں۔ حکومت کی توجہ ان بعض دلائل کی طرف بھی مبذول کروائی گئی جن میں مہر میں کمی' اخراجات میں اعتدال اور اسراف وفضول خرچی سے اجتناب کی تلقین کی گئی ہے مثلاً ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلاتُبَذِّر تَبذيرًا ٢٦ إِنَّ المُبَذِّرينَ كانوا إِخوٰنَ الشَّيـٰطينِ وَكانَ الشَّيطـٰنُ لِرَبِّهِ كَفورًا ٢٧ ... سورة الاسراء

''اور فضول خرچی سے مال نہ اڑاؤ بلاشبہ فضول خرچی کرنے والے توشیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے پروردگار (کی نعمتوں) کا کفران کرنے والا (ناشکرا) ہے۔''

مسلم' ابوداؤد اور نسائی میں ابو سلمہ بن عبدالرحمنؒ سے روایت ہے کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے پوچھا کہ رسول اللہﷺ کا مہر کتنا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا:

(كان صداقه لأزوجه ثنتي أوقية ونشا قالت: أتدري ما النش؟ قلت: لا، قالت: نصف أوقية فتلك خمسائة درهم)) (صحيح مسلم))

''آپ کی ازواج مطہرات کا مہر بارہ اوقیے اور نش'' تھا پھر انہوں نے فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ نش کیا ہوتا ہے؟ میں نے کہا کہ نہیں مجھے معلوم نہیں تو انہوں نے فرمایا کہ نش کے معنی نصف اوقیہ کے ہیں اور اس طرح یہ سارا مہر پانچ سو درہم ہوا۔''

اسی طرح حضرت عمرؓ سے روایت ہے:

''مجھے نہیں معلوم کہ رسول اللہﷺ نے کسی خاتون سے شادی پر یا اپنی کسی صاحبزادی کے نکاح پر بارہ اوقیہ سے زیادہ مہر مقرر کیا ہو۔''

امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔ نیز صحیحین اور دیگر کتب حدیث میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرمﷺ نے ایک آدمی کی ایک عورت سے شادی کے موقع پر یہ مہر مقرر کیا کہ اسے جس قدر قرآن مجید یاد ہے' وہ اسے بھی سکھا دے۔

امام ترمذیؒ نے روایت کیا اور اس روایت کو صحیح بھی قرار دیا ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا:

أَلالاتُغْلُوا صُدُقَ النِّسَاءِ، فَإِنَّهَا لَوْ كَانَتْ مَكْرُمَةً فِي الدُّنْيَا وَتَقْوَى عِنْدَ اللَّهِ، كَانَ أَوْلاكُمْ بِهَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا زَوَّجَ أَحَدًا مِنْ بَنَاتِهِ وَلاتَزَوَّجَ أَحَدًا مِنْ نِسَائِهِ بِأَكْثَرَ مِنْ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ أُوقِيَّةً، إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيُغْلِي صَدَقَةَ الْمَرْأَةِ حَتَّى يَكُونَ فِدَاؤُهُ لَهَا، (فَيَقُولُ: قَدْ كَلِفْتُ لَكِ عَلَقَ الْقِرْبَةِ، أَوْقَالَ: عَرَقَ الْقِرْبَةِ)) (جامع الترمذي)

''تم عورتوں کے مہر میں غلو (حد سے بڑھنے والے اور بے اعتدالی) سے کام نہ لو کیونکہ یہ بات اگر دنیا کے اعتبار سے باعث عزت یا اللہ تعالیٰ کے ہاں تقویٰ کا سبب ہوتی تو نبی اکرمﷺ اس کے تم سے بھی زیادہ مستحق تھے لیکن نبی اکرمﷺ نے ازواج مطہرات یا اپنی صاحبزادیوں میں سے کسی کا بھی مہر بارہ اوقیہ سے زیادہ مقرر نہیں فرمایا تھا۔ بسا اوقات آدمی کی اپنی بیوی کے مہر کی وجہ سے آزمائش بھی ہوتی ہے' جس سے اس کے دل میں دشمنی پیدا ہوجاتی ہے۔ حتیٰ کہ وہ کہنے لگتا ہے کہ میں نے تیرے لئے (یعنی تجھے حاصل کرنے کیلیئے) اتنی زحمت اور تکلیف اٹھائی جتنی مشک اٹھانے میں ہوتی ہے۔''

وہ احادیث وآثار بہت زیادہ بھی ہیں اور مشہور ومعروف بھی جن میں اخراجات میں اعتدال سے کام لینے کی ترغیب دی گئی ہے اور حد ضرورت سے تجاوز کی ممانعت کی گئی ہے تو ان احادیث وآثار کی بنیاد پر اور مہر میں مبالغہ آرائی اور شادی وولیمہ وغیرہ کی دعوتوں میں حد اعتدال سے تجاوز کے باعث اور پھر شادی سے پہلے اور بعد میں بھی ان دعوتوں کی کثرت کے باعث جو خرابیاں رونما ہوتی ہیں اور ایسے حرام امور کا ارتکاب ہوتا ہے جو اخلاق خراب کرتے ہیں مثلاً گانا بجانا' مردوں اور عورتوں کا اختلاط' دعوتوں کے ہوٹلوں میں انعقاد کی صورت میں عورتوں کیلیئے بھی ہوٹلوں کے مرد ملازمین کا خدمت سر انجام دینا جو بجائے خود ایک بہت بڑی برائی ہے اور جب بہت

سے لوگ شادی کی اس طرح کی دعوتوں کے اخراجات برداشت نہیں کرسکتے تو پھر وہ کسی ایسے معاشرے میں شادی کرلیتے ہیں جس کے اخلاق و روایات ہمارے معاشرہ سے ہم آہنگ نہیں ہوتے اور جن کی وجہ سے ہمارے ہاں بھی عقیدہ و اخلاق میں انحراف آجاتا ہے بلکہ یہ بے حد وحساب فضول خرچی بھی ہمارے بہت سے بچوں اور بچیوں کے اخلاقی انحراف کا سبب بنتی ہے۔ ان تمام امور کے پیش نظر مجلس کبار علماء شدت سے یہ محسوس کرتی ہے کہ اس صورتحال کا بہت مضبوط اور مستحکم بنیادوں پر علاج ہونا چاہیئے' اس سلسلہ میں کونسل کی سفارشات حسب ذیل ہیں:

(١) کونسل کی رائے میں شادی کی محفلوں میں گانے بجانے' موسیقی' گلوکار مردوں' عورتوں اور لاؤڈ سپیکر کے استعمال پر پابندی لگادی جائے کیونکہ یہ سب امور منکر اور حرام ہیں' ان سے منع کرنا اور باز نہ آنے والے کو سزا دینا واجب ہے۔

(٢) شادی اور دیگر محفلوں میں مردوں اور عورتوں کے اختلاط پر پابندی لگائی جائے اور شوہر کو بھی منع کیا جائے کہ وہ اپنی بیوی کے پاس اس وقت نہ جائے جب اس کے پاس عورتیں پردہ کے بغیر بیٹھی ہوں اور اس سے باز نہ آنے والے شوہر کو اور بیوی کے وارثوں کو ایسی سزا دی جائے کہ وہ اس منکر سے باز آجائیں۔

(٣) شادی اور ولیمہ کی دعوتوں میں اسراف' فضول خرچی اور اعتدال سے بڑھ کر خرچ کرنے سے منع کیا جائے۔ نکاح رجسٹرار اور ذرائع ابلاغ کے ذریعہ لوگوں کو سمجھایا جائے' مہر میں تخفیف (کمی کرنے) کی ترغیب دی جائے اور اسراف کی مذمت کی جائے۔ نیز اس موضوع پر مسجدوں کے منبروں پر' علمی مجلسوں میں اور ذرائع ابلاغ کے ذریعہ نشر ہونے والے پروگراموں میں روشنی ڈالی جائے۔

(٤) کونسل میں کثرت رائے سے یہ بھی طے پایا کہ جو لوگ شادی اور ولیمہ کی دعوتوں میں بہت واضح طور پر اسراف اور فضول خرچی کا مظاہرہ کریں' انہیں سزا دی جائے اور محاسب پولیس کی وساطت سے ان کے معاملہ کو عدالتوں میں لے جایا جائے تاکہ جس کے بارے میں یہ ثابت ہوجائے کہ اس نے حد اعتدال سے تجاوز کیا ہے' اسے حاکم شرعی کوئی ایسی تعزیری سزا دے سکے جو دوسروں کیلیئے بھی باعث عبرت ہو کیونکہ کچھ لوگ سزا کے بغیر باز آہی نہیں سکتے۔ حاکم وقت کو بھی چاہیئے۔ (اللہ تعالیٰ اسے توفیق عطا فرمائے) کہ وہ امت کی ان مشکلات کا علاج کرے' انحراف کے اسباب کو ختم کرے اور مخالفت کرنے والے کی سزا پر دستخط کردے تاکہ لوگ ان فضول خرچیوں اور اسراف سے باز آجائیں۔

(٥) کونسل کی رائے میں مسجدوں کے منبروں اور ذرائع ابلاغ کے ذریعہ مہر کی تخفیف و تقلیل کی تلقین و ترغیب دی جائے اور ایسی مثالیں بیان کی جائیں جو شادی کے کم اخراجات کے سلسلہ میں مشعل راہ ہوں مثلاً اگر کسی نے مہر کے کچھ حصہ کو واپس کردیا ہو یا استطاعت کے باوجود دعوت کو اسراف و فضول خرچی سے پاک رکھا ہو تو ایسی مثالوں کو ضرور بیان کیا جائے کیونکہ لوگ ان سے متاثر ہوتے ہیں۔

(٦) کونسل کی رائے میں اسراف و فضول خرچی سے بچنے کیلیئے سب سے زیادہ کامیاب طریقہ یہ ہے کہ قائدین' امرائ' علمائ' معززین اور دیگر صاحب حیثیت لوگ اسراف اور فضول خرچی سے بچنے کا آغاز کریں کیونکہ جب تک یہ لوگ باز نہیں آئیں گے عامۃ الناس بھی کبھی اس سے باز نہیں آئیں گے کیونکہ عوام تو اپنے قائدین و معززین کے تابع ہوتے ہیں لہذا حکمرانوں پر بھی یہ فرض ہے کہ وہ سب سے پہلے خود اس کا آغاز کریں اور دوسروں سے پہلے اپنے حلقہ کے خواص سے اس کی پابندی کرائیں۔ رسول اللہ ﷺ اور حضرات صحابہ کرامؓ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے سختی سے اس کی پابندی کریں تاکہ معاشرہ میں کنوارے لڑکے اور لڑکیوں کی کثرت نہ ہو کیونکہ اس سے بھی جنسی انارکی اور اخلاقی بے راہ روی جنم لیتی ہے۔

یاد رہے حکمرانوں سے کل اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس امت کے بارے میں پوچھا جائے لہذا ان کیلیئے یہ واجب ہے کہ یہ امت کو برائی سے روکیں' برائی کے اسباب کا خاتمہ کریں اور ان امور کا سراغ لگائیں جو نوجوانوں کی شادی میں تاخیر کا سبب بنتے ہیں تاکہ وہ اس کا مناسب علاج بھی کرسکیں... حکومت... اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرمائے اور اسے توفیق بخشے... اللہ تعالیٰ نے اسے جو بے پناہ وسائل اور امت کی اصلاح کیلیئے جذبہ فراواں عطا فرمایا ہے' اس کی وجہ سے اس بات پر قادر ہے کہ ہر اس چیز کا خاتمہ کردے جو اس معاشرہ کیلیئے نقصان دہ ہے یا جو اخلاقی بے راہ روی کا سبب بنتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی دین کی نصرت' اپنے کلمہ کی سربلندی اور بندگان الٰہی کی اصلاح کی توفیق بخشے اور اسے دنیا و آخرت میں بے پایاں اجر و ثواب سے نوازے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب النکاح : جلد 3 صفحہ 206

محدث فتویٰ